ادار یہ

اسلامک ماڈرن ازم کیا ہے؟

اسلامی جدیدیت کے موضوع پر تیسری قسط مکمل ہوئی اور عالم اسلام میں ''اسلامی جدیدیت'' کی مختصر تاریخ آپ کے سامنے آ گئی۔ انشاء اللہ آئندہ شماروں میں اس تاریخ کے مزید اہم گوشے بے نقاب کیے جائیں گے۔ اس ضمن میں علامہ اقبال کے خطبات Reconstruction of Islamic Thought، محمد عبدہؒ، سرسیدؒ، غلام احمد پرویزؒ کے افکار ونظریات کا تنقیدی جائزہ پیش کیا جائے گا۔ عالم اسلام کے ممتاز عالم مفکر جناب یوسف القرضاوی کے نئے مکتب فکر وسطانیہ مصر کے بارے میں انکشاف انگیز حقائق بھی پیش کیے جائیں گے۔

عالم اسلام پر جدیدیت پسند مسلم مفکرین کا حملہ یونانی فکر وفلسفے کے حملے اور تاتاریوں کی یلغار سے زیادہ خطرناک ہے کیونکہ یونانی فلسفہ، غالب، تہذیبی قوت نہیں تھا اور تاتاری نہ کسی تہذیب کے وارث تھے نہ انھوں نے اپنی تاخت وتاراج کی بنیاد کسی مذہب، فکر، فلسفہ پر استوار کی تھی۔ اس لیے مسلم فکر کو نظریاتی ہزیمت کا سامنا کرنا نہ پڑا اور اس کی علمیاتی بنیادیں قرآن، سنت اور اجماع کو کبھی تہس نہس نہیں کیا جا سکا لیکن مسلم جدیدیت پسندی جو مغرب کی غلام ہے بیرونی حملہ آوروں سے زیادہ خطرناک ہے اس کی تخلیق مسلم ضمیر وخمیر سے ہوئی ہے اب اپنی جڑیں کھودنے میں مصروف ہے۔ المیہ یہ ہے کہ یہ جدیدیت پسند سرسیدؒ، عبدہؒ اور افغانیؒ کی طرح آج بھی مغربی فکر وفلسفے اس کی علمیات، مابعد الطبیعیات، سائنس و ٹیکنالوجی وفلسفہ مذہب کے تعلق سے قطعاً ناواقف ہیں۔

اسلام کی علمیات [Epistomology] دو حصوں میں منقسم ہے، علوم نقلیہ، علوم عقلیہ مغرب کی علمیات بھی دو حصوں میں منقسم ہے [۱] سائنس، [۲] آرٹس پھر سائنس کے دو حصے ہیں نیچرل سائنس اور سوشل سائنس اس اعتبار سے مغرب کی علمیات، مابعد الطبیعیات، کونیات، تاریخ الگ الگ ہیں تو اسلام مغرب کے درمیان مفاہمت یا مصالحت کس بنیاد پر ہوسکتی ہے؟ سامی النسل مذاہب جن کی علمیات ایک ہیں۔ قرآن کی جانب سے دعوت کے باوجود اسلام سے مفاہمت نہ کرسکے اور عیسائیت و یہودیت کبھی اسلام کی رفاقت اختیار نہ کر سکے تو مغرب اور اسلام جن کی علمیات بالکل مختلف ہے ان میں یگانگت کا عمل کیسے شروع ہوسکتا ہے؟

ہر اصطلاح اپنا خاص سانچہ ڈھانچہ رکھتی ہے اور اپنی علمیات، مابعد الطبیعیات اور تاریخ سے برآمد ہوتی ہے مثلاً امامت کا لفظ اہلسنت اور شیعہ حضرات کے یہاں مختلف معنوں میں مستعمل ہے۔ معصوم کا تصور اہل سنت میں صرف نبیؐ سے مخصوص ہے اہل تشیع میں امامت سے متعلق ہے۔ Dead Labour مارکس ازم کی اصطلاح ہے جس کا ترجمہ مردہ مزدور نہیں کیا جا سکتا اس کا مطلب سرمایہ ہے۔ اسی طرح عدت، طلاق، اذان، اجماع، جمہور، عصمت، انبیاء، عدالت صحابہ اسلامی اصطلاحات ہیں جن کا ترجمہ ممکن نہیں کیونکہ یہ اصطلاحات ایک خاص تاریخ، تہذیب، فلسفہ اور علمیات سے برآمد ہوئی ہیں اس طرح مغرب کی اصطلاحات لبرٹی، لبرل ازم Equality، Tolerance کا ترجمہ ممکن نہیں ہے۔

صرف سنی سنائی باتوں کی بنیاد پر مغرب کے فکر وفلسفے کو اسلام سے ثابت کرنا مغربی فکر وفلسفے کی تاریخ سے ناواقفیت کی دلیل ہے مثلاً شورائیت کو جمہوریت قرار دینا، پوری اسلامی تاریخ کو ملوکیت کی تاریخ قرار دینا، مجلس شوریٰ کو پارلیمینٹ سمجھنا، حقوق العباد کو حقوق انسانی تصور کرنا، دولت مندی کو سرمایہ داری سمجھنا، حفظ مراتب ودرجات کو مساوات قرار دینا، Tolerance کا غلط ترجمہ رواداری کرنا جب کہ مغرب میں راواداری کا وہ مطلب ہی نہیں ہے جو ہم اسلام میں لیتے

ہیں۔ جدیدیت پسند مغربی فکر و فلسفے سے مکمل ناواقف ہیں۔ یہ مغرب کو ایک کل کے بجائے جزو کے طور پر دیکھ رہے ہیں اور جزئیات کی بنیاد پر قضایا قائم کر رہے ہیں۔ ان تمام جدیدیت پسندوں کا بنیادی استدلال یہ ہے۔ ہمیں مغرب کی مثبت چیزوں کو قبول کر لینا چاہیے۔ مثبت چیزوں سے ان کی مراد سائنس و ٹیکنالوجی ہے جسے یہ غیر جانبدار اور اسلامی سمجھتے ہیں۔ یہ جدیدیت پسند قرآن، سنت اور اجماع کی نئی تعبیر ڈھونڈنا چاہتے ہیں تاکہ مغرب سے مغائرت کم ہو مفاہمت شروع ہو اور مصالحت تیز تر ہو ان کی ایک اہم ''دلیل'' یہ جملہ ہے کہ ''مغرب کی لادینی جمہوریت ہو، مطلق جمہوریت ہو یا اس کی مجموعی تہذیب و ترقی ہو، اس پر مسلم اُمہ کا ردعمل حقیقت پسندانہ نہیں ہے اور حالات کے معروضی تقاضوں سے مطابقت نہیں رکھتا''۔ معروضی تقاضوں کی اصطلاح ایک کافرانہ اصطلاح ہے جو قرآن و سنت کی تحریف کے نتیجے میں طلوع ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان یہ ہے کہ ''خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی'' اس لیے امت کی اکثریت مغرب کو مکمل رد کرتی ہے اور یہ جدیدیت پسند مسلم مفکرین اس ردعمل کو غیر حقیقت پسندانہ اور حالات کے معروضی تقاضوں کے خلاف سمجھتے ہیں۔ معروضی تقاضے وہی ہیں جس کے تحت یوسف القرضاوی نے مسلم امریکی فوجیوں کو افغانستان سمیت دنیا کے کسی بھی ملک میں امریکی عسکری یلغار میں حصہ لینے کی لامحدود اجازت دی کیونکہ وہ امریکی آئین کا وفادار ہے اور اسلام سے وفاداری دوسرے درجے کا معاملہ ہے اس اجازت میں حدود حرم اور روضہ نبوی کی تحدید عائد کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی گئی۔ حالات کے معروضی تقاضے بتانے والوں نے قرآن کی بے شمار سورتوں کو نظر انداز کر دیا۔ ہر وہ اجتہاد جو تقلید کو ناممکن اور مغرب کو قابل قبول بناتا ہے وہ بدعت، ضلالت، جہالت، طغیانی، گمراہی اور سرکشی ہے اور اس کے خلاف علمی و عملی جہاد امت مسلمہ پر فرض ہے۔ صرف وہی اجتہاد درست ہے جو تقلید کو ممکن بنا سکے۔

مغرب ایک نظام اقدار رکھتا ہے اس کے یہاں سے ہر آنے والی چیز اس کی اقدار و روایات کی جڑوں سے پیوست ہوتی ہے لہٰذا تہذیب غالب کے فکر و فلسفے سے واقفیت کے بغیر اس کی مثبت چیزوں کو بہ رضا و رغبت اختیار کر لینے کا عمل دراصل اس غالب تہذیب میں ضم ہو جانے بلکہ تحلیل ہو جانے کا عمل ہے۔ یہ درست ہے کہ بعض چیزوں کے اختیار کرنے پر ہم مجبور ہیں کیونکہ ہم غالب نہیں ہیں لیکن اضطرار کی کیفیت کے لیے قرآن کی شرط یہ ہے کہ بقدر ضرورت اور نافرمانی کے رویے سے بچتے ہوئے''۔ مغرب کی کسی بھی چیز کو غیر جانبدار، سمجھنا اسے اسلام ہی کی شکل جاننا جدیدیت ہے۔ جناب محمود غازی تو اب علوم نقلیہ کے متبادل کے طور پر سوشل سائنسز کو قبول کرنے کا حکم دے رہے ہیں۔ وہ یہ بھول گئے ہیں کہ علمیات مستقل ہوتی ہیں اسلام کی علمیات قیامت تک تبدیل نہیں ہو سکتی علم کا اصل سرچشمہ وحی الٰہی اور ذات محبوب الٰہی ہے، قرآن و سنت کو مغرب کی علمیات سائنس اور آرٹس سے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ مغرب کی علمیات ہر اس چیز کا انکار کرتی ہے جو تجربے سے ماوراء ہو اور عقلیت جسے محسوس نہ کر سکے۔ یہ بات ہمیں یاد رکھنی چاہیے کہ انیسویں صدی میں جن علماء نے مغرب کو اپنے وجدان کی بناء پر رد کر کے اپنے آپ کو حصار میں مقید کر لیا تھا انہی کے دفاعی کام کے نتیجے میں بیسویں صدی میں پوری امت مغرب کو رد کر رہی ہے جس کا افسوس جدیدیت پسندوں کو بہت ہے۔

اسلام علمیت ہے حکمت عملی نہیں، سوشل سائنسز کو علوم نقلیہ کا متبادل قرار دینا اسلام پر غارت گر حملہ ہے۔ یہ سوال کہ مغرب کا متبادل کیا ہے بے کار سوال ہے۔ بے غیرتی اور ایمان سے محروم زندگی بسر کرنے سے بہتر ہے کہ شہادت کی موت قبول کی جائے۔ مغرب کا ایمان ہے کہ خدا ایک ایسا شر ہے جسے سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ God is unthinkable Evil اس مغرب سے مکالمہ کی بات کرنے والے ابھی تک اندھیرے میں ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ مغرب اسلام کو اچھی طرح جانتا ہے لیکن اہل اسلام مغرب کو ابھی تک جان نہیں سکے۔